بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائلِ اعمال

جلد دوم

فضائل صدقات

فضائل حج

شیخ الحدیث

حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پہلا ایڈیشن

ماہ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ مطابق ماہ فروری ۲۰۱۳ء

Designed	تسہیل و تزئین
AHEM Charitable Trust	اہم چیریٹیبل ٹرسٹ

Contact : Idara **DEENIYAT**, Opp. Maharashtra College, Bellasis Road, Mumbai Central, Mumbai - 400 008

Tel. : 022 - 23051111 • Fax : 022 - 23051144

Website : www.deeniyat.com • E-mail : info@deeniyat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

حج اور عمرہ کو خالص اللہ جَلَّ شَانُہٗ کے لیے پورا کیا کرو۔

فضائل حج

مؤلفہ

حضرت مولانا الحافظ الحاج المحدث محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جس میں حج، عمرہ، زیارت کے فضائل وآداب اور

عاشقانِ خدا کے بہت سے واقعات شرح وبسط

سے بیان کیے گئے ہیں۔

کی پیشی ہے، نہ حساب کتاب ہے، وہ سیدھا جنّت میں داخل ہوجائے گا۔[کنز] ایک حدیث میں ہے کہ آدمی کے مرنے کی بہترین حالت یہ ہے کہ حج سے فراغت پر یا رمضان کے روزے رکھ کر مرے۔[کنز] یعنی یہ دونوں حالتیں ایسی ہیں کہ گناہوں سے پاک صاف ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو احرام کی حالت میں مرے گا، وہ حشر میں لبیک کہتا ہوا اُٹھے گا۔ [کنز]

⑭ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ فَرِيْضَةَ اللهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔ [متفق علیه، مشکوٰۃ]	ایک صحابی عورت رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ حضور! اللہ کے فریضۂ حج نے میرے باپ کو ایسی حالت میں پایا کہ وہ بوڑھے ہیں، سواری پر بھی سوار نہیں ہوسکتے، کیا میں اُن کی طرف سے حج بدل کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! ان کی طرف سے حج کرو۔

فائدہ: ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ایک صحابی مرد نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ میری ہمشیرہ[1] نے حج کی نذر[2] کی تھی، اب ان کا انتقال ہوگیا کیا کرنا چاہیے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر ان کے ذمہ کسی کا قرض ہوتا تو تم ادا کرتے یا نہ کرتے؟ انہوں نے عرض کیا: جی حضور! ادا کرتا، حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا قرض ہے، اس کو ادا کرو۔[مشکوٰۃ] ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ کا قصّہ ہے، انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں، نہ حج کر سکتے ہیں، نہ عمرہ کر سکتے ہیں، نہ سفر کر سکتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے والد کی طرف سے حج بھی کرو، عمرہ بھی کرو۔[مشکوٰۃ] ایک حدیث میں حضور ﷺ نے اس نوع[3] کے سوال کے جواب میں فرمایا: اگر تیرے باپ کے ذمہ قرضہ ہوتا اور تُو ادا کرتا، تو وہ ادا ہوجاتا یا نہیں؟ انہوں نے عرض کیا: ادا ہوجاتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: پھر تو اللہ بڑے رحم والے ہیں (یعنی وہ قرض کیوں نہ قبول کریں گے) اپنے باپ کی طرف سے حج کر۔ [کنز]

ایک حدیث میں ارشاد ہے: جو شخص اپنے والدین کی طرف سے ان کے انتقال کے بعد حج کرے، اس کے لیے جہنم کی آگ سے خلاصی[4] ہے اور والدین کے لیے پورا حج لکھا جاتا ہے، اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور کسی اپنے قریبی رشتہ دار کے لیے اس سے بڑھ کر صلہ رحمی نہیں کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی طرف سے حج کر کے اس کی قبر میں پہونچائے۔[کنز] ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے

حل لغات: ① بہن۔ ② منت ماننا۔ ③ قسم۔ ④ آزادی، چھٹکارا۔

دریافت کیا: یارسول اللہ! جب میرے والدین زندہ تھے، تو میں ان کے ساتھ حُسنِ① سلوک کیا کرتا تھا، اب ان کا انتقال ہوگیا، اب میں ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا چاہتا ہوں تو اس کا کیا طریقہ ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اپنے لیے نماز پڑھو، تو ان کے لیے بھی نماز پڑھو (یعنی نماز پڑھ کر اس کا ثواب ان کو پہونچاؤ) اور جب اپنے لیے روزے رکھو تو ان کے لیے بھی روزے رکھو۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں، حج کرتے ہیں، ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں، یہ ان تک پہونچتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہونچتا ہے اور وہ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تمہارے پاس طَباق② میں کوئی ہدیہ پیش کیا گیا ہو۔ [مناسک قاری]

دوسرے کی طرف سے حج دو طرح کیا جاتا ہے۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ کسی کی طرف سے حج نفل کرے، اس کے لیے تو کوئی شرط نہیں، جس کا دل چاہے جس کی طرف سے چاہے حج نفل یا عمرہ یا طواف کرسکتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جس کی طرف سے حج بدل کرے اس کے ذمہ حج فرض ہوا اور اس کے لیے کچھ شرائط ہیں، جن کو وقت پر علماء سے تحقیق کرلینا چاہیے۔

⑮ إِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالْحَجَّةِ الْوَاحِدَةِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: اَلْمَيِّتَ وَالْحَاجَّ عَنْهُ وَالْمُنَفِّذَ لِذٰلِكَ۔

[عب هب عن جابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. كذا في الكنز]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانُہٗ (حِج بدل میں) ایک حج کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں: ایک مُردہ (جس کی طرف سے حِج بدل کیا جارہا ہے) دوسرا حج کرنے والا، تیسرا وہ شخص (وارث وغیرہ) جو اُس حج کرارہا ہے (یعنی حِج بدل کے لیے روپیہ دے رہا ہے)۔

فائدہ: ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی کی طرف سے حج کرے، اس حج کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ہوتا ہے، جتنا اس شخص کو ہو جس کی طرف سے حج کیا جاتا ہے۔ [کنز]

ابنِ مُوفّق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے متعدّد حج کیے، ایک مرتبہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن المُوفّق! تُو نے میری طرف سے حج کیے؟ میں نے عرض کیا کہ جی حضور! کیے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تُو نے میری طرف سے لبیک کہا؟ میں نے عرض کیا کہ جی حضرت! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن اس کا بدلہ دوں گا

حل لغات: ① اچھا برتاؤ۔ ② بڑی تھالی۔

کہ حشر کے میدان میں تیرا ہاتھ پکڑ کر جنّت میں داخل کردوں گا اور لوگ اپنا حساب کتاب کر تے رہیں گے۔ [اتحاف]

ایک حدیث میں آیا ہے کہ کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنے میں چار شخصوں کو حج کا ثواب ملتا ہے: ایک وصیّت کرنے والے کو، دوسرے اس کو جو اس وصیّت کو لکھے، تیسرے روپیہ خرچ کرنے والے کو، چوتھے حج کرنے والے کو۔ [کنز] لیکن ایک بات کا نہایت اہتمام سے خیال رکھنا چاہیے، وہ یہ کہ حجِ بدل میں نیت خالص رکھنے کی اہتمام سے کوشش کرے، مقصد محض حج و زیارت اور دوسرے کی اِعانت[1] ہو، اس حج کی وجہ سے کوئی دُنیوی مَنْفَعَت[2] مقصود نہ ہو، اگر ایسا ہوا تو حج کرانے والے کو تو ثواب مل ہی جائے گا، مگر اس حج کرنے والے کا ثواب تو ختم ہوا۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو شخص اجرت کے ساتھ حجِ بدل کرتا ہے، وہ دین کے عمل سے دُنیا کمارہا ہے، اس لیے بہتر یہ ہے کہ اس کو مُستقِل مشغلہ اور تجارت نہ بنائے کہ اللہ جَلَّ جلالُہٗ دین کے طفیل دنیا تو عطا فرما دیتے ہیں، لیکن دنیا کے بدلہ دین عطا نہیں فرماتے۔ یعنی اس کی غرض تو دنیا کا ایندھن جمع کرنا ہو اور اس کو ثواب مل جائے، یہ نہیں ہوتا۔ [اتحاف]

حل لغات: (۱) مدد۔ (۲) نفع۔

② عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْمَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ، فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَ إِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا۔	حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے لیے کوئی واقعی مجبوری حج سے مانع نہ ہو، ظالم بادشاہ کی طرف سے روک نہ ہو یا ایسا شدید مرض نہ ہو، جو حج سے روک دے، پھر وہ بغیر حج کیے مرجائے، تو اس کو اختیار ہے کہ چاہے یہودی ہوکر مرے یا نصرانی مرے۔

[رواه الدّارمي كذا في المشكوة. وفي الاتحاف روي الحديث بألفاظ مختلفة وكذا بسط طرقه السيوطي في الدرّ]

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مضمون نقل کیا گیا کہ انھوں نے تین دفعہ فرمایا کہ ایسا شخص چاہے یہودی ہوکر مرے، چاہے نصرانی مرے۔ دوسری حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ نقل کیا گیا کہ جو شخص حج کی طاقت رکھتا ہو اور حج نہ کرے، قسم کھا کر کہہ دو کہ وہ نصرانی مرا ہے یا یہودی مرا ہے۔ [کنز] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد ممکن ہے کہ ان کی یہی تحقیق ہو، ورنہ علماء کے نزدیک حج نہ کرنے سے کافر نہیں ہوتا، انکار سے کافر ہوتا ہے۔ ایک اور حدیث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ تمام شہروں میں اعلان کرادوں کہ جو شخص باوجود قدرت کے حج نہ کرے، اس پر جزیہ② مقرر کر دیا جائے، یہ مسلمان نہیں، مسلمان نہیں۔ [کنز واتحاف] جزیہ کافروں پر مقرر کیا جاتا ہے مسلمان پر جزیہ نہیں ہوتا۔

③ مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبَلِّغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهِ، أَوْ تَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ الزَّكٰوةُ فَلَمْ يَفْعَلْ، سَأَلَ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ۔ [ت عن ابن عباس كنز]	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس شخص کے پاس اتنا مال ہو جو حج کر سکے اور حج نہ کرے یا اتنا مال ہو جس پر زکوۃ واجب ہو اور زکوۃ ادا نہ کرے؛ وہ مرتے وقت دنیا میں واپس آنے کی تمنا کرے گا۔

فائدہ: تمنا کرنے سے قرآن پاک کی اس آیت شریفہ کی طرف اشارہ ہے، جس میں ارشاد ہے:

﴿حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿٩٩﴾ لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٠٠﴾﴾ [سورۃ مومنون: ۹۹، ۱۰۰] ترجمہ: حتی کہ جب ان میں

حل لغات: ① رکاوٹ۔ ② اسلامی حکومت میں غیر مسلم پر سالانہ ٹیکس۔